سوال

(112)اذان کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ اذان کے شروع میں تکبیر کے چار کلموں کی چار سانس میں یعنی :اکبر کو ایک آواز اور ایک سانس کے ساتھ ادا کرنا چاہیے ۔ جیسے شہادتین اور حیعلتین کے کلموں کو ادا کیا جاتا ہے ۔ دو کو ایک سانس کے ساتھ یعنی : چاروں کلموں کو صرف دو وقف کے ساتھ نہیں ادا کرنا چاہیے ۔ اور بکر کہتا ہے کہ تکبیر کے ان چار کلموں کو کل دو وقف کے ساتھ یعنی : دو اللہ اکبر ایک آواز اور ایک سانس کے ساتھ، پھر دو اللہ اکبر دوسری آواز اور سانس کے ساتھ ادا کرنا چاہیے ۔ مسلم شریف میں ہے : ''إذا قال المؤذن : اللہ اکبر اللہ اکبر فقال أحدکم : اللہ اکبر اللہ اکبر،،(کتاب الصلاۃ باب استباب القول قبل ول المؤذن (375)1/249)ونیز دوسری حدیث میں ہے : ''السکینة بعد کل تکبیرتین لا بینھما،،یہ دونوں حدیثیں بکر کے قول کی دلیل ہیں پس ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان کے شروع میں تکبیر کے چاروں کلموں میں سے ہر ایک کلمہ کے بعد وقف کردینا جیسا کہ زید کہتا ہے ، یا دو تکبیر کے بعد وقف کرنا جیسا کہ بکر کہتا ہے اسی طرح آخر اذان میں تکبیر کے دونوں کلموں کے بعد وقف کرنا یا ہر ایک تکبیر پر وقف کرنا یہ دونوں صورتیں جائز اور مباح ہیں ، لیکن دو تکبیر کے بعد وقف کرنا یعنی شروع اذان میں چاروں کو صرف دو سانس کے ساتھ اور آخر میں فقط ایک سانس کے ساتھ ادا کرنا اولیٰ ہے إلیہ ذہبت الشافعیة والحنفیة وغیرہم ، ''عن جابر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال : إذا أذنت فترسل ،،(أی تأن وتمہل ولا تعجل ولا تسرع فی أذانک) الحدیث (ترمذی ،حاکم ، و بیہقی ، وابن عدی (ترمذی کتاب باب ماجاء فی الترسل (190)1/373 ،) یہ حدیث بظاہر دلیل ہے زید کے قول کی ۔

قال شیخنا الأجل المبارکفوری : ''حدیث الباب یدل علی أن المؤذن یقول کل کلمة من کلمات الآذان بنفس واحدة ، فیقول التکبیرات الأربع فی اول الأذان بأربعة أنفس ،یقول اللہ اکبر بنفس ، ثم یقول اللہ اکبر بنفس آخر، ثم یقول اللہ اکبر بنفس آخر، ثم یقول اللہ اکبر بنفس آخر ، وعلی ہذا یقول کل کلمة بنفس واحدة،، انتہی (تحفة الاحوزی :1/175). لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس کی ایک سند میں یحیی بن مسلم مجہول اور عبد المنعم ضعیف ناقابل اعتبار دوراوی ، اور دوسری سند میں عمرو بن فائد متروک موجود ہیں ۔ ''عن علی قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا أن نرتل الآذان ،، (دار قطنی 1/2389) یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس کی سند میں عمرو بن شمر متروک راوی موجود ہے ۔ ہاں حضرت عمر کا اس مضمون کا فتویٰ بسند معتبر ہے (دار قطنی 1 238) یہ دونوں حدیثیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اذان کے مقصد اور غرض کے مطابق ہیں ۔ اور حضرت عمر کا فتویٰ بھی ان کا تائید کررہا ہے اس لیے عمل کرنے میں کچھ حرج اور مضائقہ نہیں ۔

وقال النووی فی شرح مسلم (3/79) : ''قَالَ أَصحَابُنَا یُستَحَبُّ لِلمُؤَذِّنِ أَن یَقُولَ کُلَّ تَکبِیرَتَینِ بِنَفسٍ وَاحِدٍ فَیَقُولُ فِی أَوَّلِ الأَذَانِ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ بِنَفسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُولُ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ بِنَفسٍ آخَرَ،، انتہی.

قال شیخنا : ''یُستَأنَسُ لِمَا قَالَ النَّوَوِيُّ مِن أَنَّ المُؤَذِّنَ یَقُولُ کُلَّ تَکبِیرَتَینِ بِنَفسٍ وَاحِدٍ فِی أَوَّلِ الأَذَانِ وَفِی آخِرِہِ بِمَا رَوَاہُ مُسلِمٌ فِی صَحِیحِہِ عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ المُؤَذِّنُ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ فَقَالَ أَحَدُکُمُ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ، فذکرا الحدیث بطولہ ثم قال :

فَقَولُہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ المُؤَذِّنُ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ فَقَالَ أَحَدُکُمُ اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ فِی أَوَّلِ الأَذَانِ وَکَذَا فِی آخِرِہِ یَدُلُّ بِظَاہِرِہِ عَلَی مَا قَالَ النَّوَوِيُّ،، انتہی. (تحفۃ الاحوذی 1/175)

(محدث دہلی ج:9ش:10محرم1361ھ فروری1944ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر213

محدث فتویٰ